2022年5月29日ジャング紙ラホール版8面

وزیر اعظم کا قوم سے خطاب

29مئی ، 2022

وزیر اعظم شہباز شریف نے قوم سے اپنے پہلے نشری خطاب میں ان اسباب کی وضاحت کی جن کے نتیجے میں ان کی حکومت کو پٹرولیم مصنوعات کے نرخوں میں یکمشت 30 روپے فی لیٹر کا بھاری اضافہ کرنا پڑا۔ اس کے ساتھ انہوں نے ملک کے ایک کروڑ 40 لاکھ غریب گھرانوں کے لیے 28 ارب روپے کے ریلیف پیکیج کا اعلان بھی کیا جس کے تحت ان خاندانوں کو دو ہزار روپے ماہانہ کی اضافی مالی معاونت فراہم کی جائے گی۔ موجودہ صورت حال کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے وزیر اعظم کا کہنا تھا کہ آئی ایم ایف کی سخت شرائط عمران حکومت نے مانیں جس کی بنا پر ملک کو دیوالیہ ہونے سے بچانے کیلئے مشکل فیصلے کرنا پڑ رہے ہیں جبکہ اس مرحلے پر جب ملک کو گزشتہ حکومت کے پیدا کردہ تباہ کن حالات سے بچانا مقصود ہے، وزیر اعظم کا منصب سنبھالنا کسی کڑے امتحان سے کم نہیں۔ وزیر اعظم کے بقول عوام کا مطالبہ تھا کہ نااہل حکومت سے فوری طور پر جان چھڑائی جائے لہٰذا حزبِ اختلاف کی تمام جماعتوں نے مل کر عوام کے مطالبے پر لبیک کہا اور آئین پاکستان کے تمام جمہوری تقاضے پورے کرتے ہوئے اِس تبدیلی کو یقینی بنایا، پہلی بار دروازے کھولے گئے، پھلانگے نہیں گئے جو عوام، پارلیمنٹ اور آئین کی فتح ہے۔ سابقہ دور حکومت کا جو نقشہ وزیر اعظم نے اپنے خطاب میں پیش کیا کسی بھی انصاف پسند شخص کے لیے اسے حقائق کے منافی قرار دینا مشکل ہے۔ اسی وجہ سے یہ سوال عام طور پر کیا جاتا ہے کہ ایسی تباہ کن صورت حال میں اپوزیشن کو اقتدار سنبھالنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ کیا یہ بہتر نہیں تھا کہ پچھلی حکومت کو اپنی باقی آئینی مدت مکمل کرنے کا موقع دیا جاتا پھر عام انتخابات میں اس کا مقابلہ کیا جاتا۔ وزیر اعظم شہباز شریف کے خطاب میں اس سوال کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ ہم نے پاکستان کو بچانے کا چیلنج قبول کیا حالانکہ یہ حقیقت ہمارے سامنے واضح تھی کہ اس تباہی سے نکلنے اور ملک کو بہتری کے راستے پر گامزن کرنے کے لیے انتھک محنت اور وقت درکار ہوگا۔ بلا شبہ اتحادی حکومت نے معیشت سمیت متعدد شعبوں میں سرایت کر جانے والے بگاڑ کو ختم کرنے کا نہایت مشکل چیلنج قبول کیا ہے اور اس سے کامیابی سے عہدہ بر آ ہونے ہی پر ہماری قومی بقا کا انحصار ہے۔ مشکلات پر پوری طرح قابو پانے کے لیے تو ڈیڑھ سال کی مدت یقیناً بہت کم ہے لیکن اس عرصے میں معاملات کی سمت ضرور درست کی جا سکتی ہے۔ آئی ایم ایف اور پچھلی حکومت کے معاہدے پر عمل در آمد معاشی بحران سے نجات کیلئے ناگزیر ہے اور پیٹرول پر سبسڈی کے جزوی خاتمے کی شرط کی تکمیل کے مثبت نتائج فوری طور پر ڈالر کی قیمت میں ڈھائی روپے اور سونے کے نرخ میں 21 سو روپے کی کمی جبکہ اسٹاک مارکیٹ میں 319 پوائنٹس کے اضافے کی شکل میں سامنے آئے ہیں۔ آئی ایم ایف پیکیج کی بحالی کے اثرات یقیناً مزید امید افزا ہوں گے جس کے بعد دوست ممالک کی جانب سے مالی تعاون اور سرمایہ کاری کا سلسلہ بھی شروع ہو سکے گا نیز روپے کی قدر میں بہتری اور مہنگائی

میں کمی کا سبب بنے گی۔ تاہم ابھی راستے میں بڑے کانٹے بچھے ہیں۔ بجلی، گیس، پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں مزید اضافے یقینی ہیں۔ اس صورت حال سے ناجائز منافع خوروں کو غیر متناسب فائدہ اٹھانے کے تمام مواقع کا سد باب حکومت کی ذمہ داری ہے۔ علاوہ ازیں سرکاری اخراجات میں ہر ممکن کٹوتی، تمام حکومتی عہدیداروں، اعلیٰ سول اور فوجی افسروں، قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے اراکین کو حاصل مراعات، مفت پیٹرول اور دیگر سہولتوں پر معاشی حالات بہتر ہونے تک پابندی عائد کی جانی چاہیے، غریب گھرانوں کو 2 ہزار روپے دے کر معاشرے کے اعلیٰ طبقوں کا اللے تللے جاری رکھنا انصاف نہیں، زیادتی ہے اور اسے ختم کر کے ہی مشکل حالات سے کامیابی سے نمٹنا یقینی بنایا جا سکتا ہے۔